رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

قیمت دو پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۳	مورخہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۹۱

حکومتِ پنجاب کے لئے ایک غور طلب امر

پابندِ قانون اور قانون شکن کے لئے الگ الگ انصاف

مسجد شہید گنج کے متعلق پنجاب میں جو ایجی ٹیشن قانون شکنی کی صورت میں ہو رہی ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کو اصولاً اختلاف ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ مذہباً قانون شکنی کو معیوب سمجھتی ہے۔ اور ہر معاملہ کا فیصلہ از روئے آئین چاہتی ہے۔ نیز ہر قانون شکن تحریک جماعت احمدیہ کے نزدیک ناجائز ہے۔ لہٰذا موجودہ ایجی ٹیشن سے اسے کوئی ہمدردی نہیں۔ لیکن اس ضمن میں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وضاحت ذیل میں کی جاتی ہے۔

مسلمان یہ دعوے رکھتے ہیں۔ کہ چونکہ کسی مسجد کو کوئی اپنی ملکیت قرار نہیں دے سکتا۔ اس لئے شہید گنج کی مسجد پر کوئی مخالفانہ قبضہ نہیں کر سکتا ہے یہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے۔ اور انہیں اس میں عبادت کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ اس کے مقابلہ میں سکھ اس مسجد کو اپنی ملکیت قرار دیتے ہیں اور اسے ڈھا کر اپنے حسب منشاء اس کے ارد گرد دیواریں اور اندر کسی قدر عمارت بنا چکے ہیں۔ اور اپنے مفروضہ مالکانہ حقوق کی حفاظت کے لئے ننگی کرپانوں کا پہرہ اس کے دروازوں پر رکھتے ہیں۔ اور کسی مسلمان کو اندر داخل نہیں ہونے دیتے مسلمانوں نے اپنا حق ملکیت ثابت کرنے کے لئے عدالت میں دعوے دائر کر رکھے ہیں۔ جن کی سماعت ہو رہی ہے۔ اب جو مسلمان اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ انہیں پولیس راستہ میں ہی گرفتار کر لیتی۔ اور عدالت سزا دے دیتی ہے۔

اس کے بالمقابل قادیان میں ایک جگہ ہے۔ جو ریتی چھلہ کے نام سے موسوم ہے۔ اور مالکان قصبہ کی ملکیت میں شامل ہے۔ اسے صدر انجمن احمدیہ مالکان کو قیمت دے کر خرید چکی ہے اور اپریل ۳۵ء میں اس کے ارد گرد چار دیواری بنا چکی ہے۔ اور پوری طرح اس پر قابض ہے۔ احرار کی طرف سے اس کے متعلق عدالت میں ایک دعوے دائر ہے۔ جو یہ نہیں۔ کہ یہ جگہ ان کی ملکیت ہے یا ان کی عبادت گاہ ہے۔ بلکہ صرف یہ ہے۔ کہ اس میں راستے نہیں چھوڑے گئے۔ صدر انجمن احمدیہ کسی رستہ کو تسلیم نہیں کرتی۔ دوران مقدمہ میں یہ سوال پیش ہونے کے بعد کہ اس جگہ کئی ماہ گزرے چار دیواری بن چکی ہے۔ مگر کسی قسم کا نقص امن نہیں ہوا۔ ۳۱ جنوری کو بٹالہ سے دو احراری آئے اور انہوں نے محض اس لئے زبردستی اس چار دیواری میں داخل ہونا چاہا۔ کہ فساد پیدا کریں۔ لیکن جب صدر انجمن احمدیہ کے مقرر کردہ پہرہ داروں نے انہیں روکا۔ تو پولیس نے قانون شکنی کرنے والوں کے ساتھ ہی پہرہ داروں کو بھی گرفتار کر لیا اور مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے فوراً یہ حکم نافذ کر دیا۔ کہ چونکہ نقص امن کا خطرہ ہے۔ اس لئے چار دیواری کے دروازے کھول دیئے جائیں۔ اور کسی کو اس احاطہ میں داخل ہونے سے روکا نہ جائے۔ حالانکہ حکومت کے نزدیک مسجد شہید گنج اور قادیان کے ریتی چھلہ کی پوزیشن ایک ہی ہے۔ مسجد شہید گنج میں داخل ہو کر نماز ادا کرنے کا حق حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں نے دعوے دائر کر رکھے ہیں۔ اور ریتی چھلہ میں سے رستہ لینے کے لئے احراریوں نے دعویٰ کر رکھا ہے۔ لیکن دونوں مقامات کے متعلق حکومت کا اس وقت تک کا طرز عمل بالکل مختلف ہے۔ اور نتائج جدا جدا۔ شہید گنج میں نماز پڑھنے کے لئے جو لوگ جانا چاہتے ہیں۔ انہیں پولیس رستہ میں ہی گرفتار کر لیتی ہے۔ لیکن جب احراری ریتی چھلہ میں زبردستی داخل ہونے کے لئے آتے ہیں۔ تو انہیں روکنے والوں کو بھی گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی جاتی۔ بلکہ مقدمہ کا فیصلہ ہونے سے قبل ہی ان کے لئے دروازے کھول دینے کا فوری حکم دیدیا جاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ جب دونوں معاملات کی نوعیت یکساں ہے۔ تو ان کے متعلق انصاف کا رنگ کیوں الگ الگ ہے۔ اگر انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ریتی چھلہ میں سے گزرنے کے لئے عدالت کے فیصلہ سے قبل ہی احرار کے لئے رستہ بنا دیا جائے۔ تو لاہور کے مسلمانوں کو شہید گنج کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے کیوں روکا جاتا ہے اور اس وقت انصاف یہ تقاضا کیوں نہیں کرتا۔ لیکن اگر مسجد شہید گنج میں نماز ادا کرنے کا ارادہ کرنے والے مسلمان جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور سزا پانے کے مستحق۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ریتی چھلہ کے احاطہ میں جو صدر انجمن احمدیہ کے قبضہ میں ہے۔ زبردستی داخل ہونے والے احرار کو نہ صرف روکا نہیں جاتا۔ بلکہ ان کے لئے دروازے کھلوا دیئے جاتے ہیں۔

تحریک مسجد شہید گنج کے ڈکٹیٹر چودھری مولا بخش اور مسٹر یعقوب الحسن کی گرفتاری اور سزا یابی کی جو روئداد اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کو مجرم قرار دینے کے لئے استغاثہ نے اور سخت سزا دینے کے لئے مجسٹریٹ نے ایک بہت بڑی جو وجہ پیش کی ہے وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے ایسی مسجد میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے کے لئے بھیجا۔ جو سکھوں کے قبضہ میں ہے اور جس میں سکھ مسلمانوں کو داخل نہیں ہونے دیتے۔ چنانچہ ڈسٹی انسپکٹر پولیس نے اپنی شہادت میں کہا۔ ”آج کل مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ اور سکھ وہاں کسی مسلمان کو نہیں جانے دیتے اور اس مقصد کے لئے انہوں نے شہید گنج کے دروازوں پر کرپانوں سے مسلح پہرے مقرر کئے ہوئے ہیں“ اور ڈسٹی مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ ”چونکہ جائے متنازعہ سکھوں کے قبضہ میں ہے اور سکھ کسی مسلمان کو وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس لئے مسلمانوں کا وہاں جانا مداخلت بیجا کا ارتکاب ہے۔ تاکہ وہاں جا کر سکھوں کو اشتعال دلایا جائے۔ اس مجمع کا مقصد خلاف قانون ہے جس سے نقص امن کا اندیشہ ہے..... ملزمان کو سخت سے سخت سزا دینی مناسب ہے“

ان حالات میں کیا یہ بات بالکل صاف اور واضح نہیں کہ مسجد شہید گنج میں نماز ادا کرنے کے لئے جانے والے مسلمانوں کو روکنے۔ ان کو مجرم قرار دینے اور سخت سے سخت سزا کے مستحق قرار دینے کا موجب وہ کرپانیں ہیں۔ جو شہید گنج کے..

"جامعہ احرار" میں جماعت احمدیہ کے خلاف بیہودہ سرائی

قادیان ۱۴ فروری- آج مسجد ارائیاں میں بیرونی احرار میں سے کسی کے نہ ہونے کی وجہ سے ایک شخص خیر دین نے تقریر کی- جس میں اس نے جماعت احمدیہ کے خلاف احرار سے سیکھی ہوئی بیہودہ سرائیوں کو دُہرایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے خلاف ناپاک اور اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے۔

اس نے کہا۔ آج کل کی آزادی کے زمانہ میں جو کوئی چاہے خدائی کا دعویٰ کر بیٹھتا ہے۔ اور جو چاہے نبوت کا دعوےٰ کر لیتا ہے۔ اگر اسلامی حکومت ہوتی- اور اسلامی تعزیرات کا رواج ہوتا- تو ایسے لوگ نہ خدائی کا دعویٰ کر سکتے۔ نہ نبوت کا۔ پھر کہا۔ مرزائی ہمیں جانتے نہیں- ہم ان کے پاخانے بند کر دینگے۔ بے شک آجکل ہماری حکومت نہیں ہے- کہ ہم ان کے ساتھ جہاد بالسیف کریں۔ لیکن رسول کریم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر تم میں جہاد بالسیف کی طاقت نہ ہو- تو تم ایسے مدعیانِ نبوت کے متعلق اپنی زبانیں استعمال کرو- ان کو جھوٹا مفتری اور دجال کہو۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ سنا جائے گا۔ کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب چند روز بعارضہ فالج بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے- مرحوم اپنے ایک قریبی رشتہ دار سید ناصر شاہ صاحب مرحوم کی تعزیت کے لئے قادیان تشریف لائے تھے۔ اس وقت ان کی صحت کوئی ایسی کمزور معلوم نہ ہوتی تھی- ہمیں اس تعلق کو یاد کر کے جو مرحوم کو احمدیت کے ساتھ تھا اس لئے بھی صدمہ ہوا ہے۔ کہ اس تعلق کو آخر تک پوری طرح نباہ نہ سکے۔ تاہم ان کا رویہ کئی ایک سخت دل غیر مبائعین کی نسبت بہت اچھا رہا۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہایت محبت اور احترام کے ساتھ کرتے تھے بخلاف بعض دوسرے غیر مبائع جو شِ غیظ و غضب میں نہایت ہتک آمیز رویہ اختیار کرنے سے دریغ نہیں کرتے

ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دُعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ احمدیت سے ان کے پس ماندگان کا حقیقی تعلق قائم کرے۔

پنڈی بھٹیاں میں احمدیوں پر مظالم

کچھ عرصہ سے پنڈی بھٹیاں میں ایک ملا مقامی احمدیوں کے خلاف سخت جذبات نفرت و عداوت پھیلا کر احمدیوں کو نشانہ مظالم بنا رہا ہے۔ اور اب اس کی شرارتیں بہت بڑھ گئی ہیں راہ چلتے احمدی بچوں کو گالیاں دی جاتیں اور پیٹا جاتا ہے۔ احمدیوں کے گھروں پر آکر بدزبانی کی جاتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے خلاف بکواس کر کے احمدیوں کے جذبات کو مجروح کیا جاتا ہے۔

ایک دن میں اور ایک اور احمدی مہمان ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ ہمیں گالیاں دے کر اور دھکے مار کر نکال دیا گیا۔ غرضیکہ ہر طرح سے احمدیوں کو دُکھ دیا جا رہا ہے۔ چونکہ احمدیوں کی عزت اور ان کی جان و مال خطرہ میں ہے- اس لئے ذمہ وار حکام کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ کی طرف فوری توجہ کر کے شرارت کا سدباب کریں۔ (خاکسار محمد مراد سیکرٹری انجمن احمدیہ پنڈی بھٹیاں)

درخواست ہائے دعا (۱) ایف۔ اے کے آئندہ امتحان میں کامیابی کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ محمد اشرف سیکنڈ ایر کلاس شاہپور۔ (۲) میری ہمشیرہ اقبال خانم چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس کی بحالی صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ خلف ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب میڈیکل پریکٹشنر قلعہ سوبھا سنگھ۔ (۳) میرے چھوٹے بھائی کی امتحان میں کامیابی کیلئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد امیر بھاگا بھٹیاں

ڈاکخانہ قادیان کے موجودہ عملہ کا "الفضل" کے متعلق مذموم رویہ

خریداران "الفضل" کی طرف سے کچھ عرصہ سے ہمیں متواتر اس قسم کی شکایات موصول ہو رہی ہیں- کہ انہیں اخبار کے پرچے باقاعدہ موصول نہیں ہوتے۔ بعض دفعہ تو پرچہ ملتا ہی نہیں- اور بعض اوقات دو دو تین تین پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ حالانکہ ہم ہر روز کا اخبار مقررہ وقت پر ڈاکخانہ میں پہونچا دیتے ہیں- اور ڈاکخانہ کا فرض ہے۔ کہ روزانہ اخبار کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اپنے فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کرتے ہوئے تمام کا تمام اخبار روزانہ روانہ کرتا رہے۔ کیونکہ دو دو تین تین پرچے اکٹھے پہونچنے کی صورت میں ایک تو روزانہ اخبار کی غرض و غائت مفقود ہو جاتی ہے۔ دوسرے جس تساہل اور لاپرواہی کی وجہ سے ایسا ہو سکتا ہے۔ وہ کئی پرچوں کے گم ہو جانے کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ لیکن نہائت ہی رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ڈاکخانہ قادیان کا موجودہ عملہ جہاں قادیان کی احمدی پبلک کو تنگ کرنے اور نقصان پہونچانے کے کئی طریق اختیار کئے ہوئے ہے۔ وہاں وہ اخبار "الفضل" کی باقاعدہ روانگی کے متعلق بھی غفلت اور تساہل سے کام لے کر ایک طرف تو اخبار کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ میں بے چینی پیدا کرنے کا مرتکب ہو رہا ہے کیونکہ جن خریداروں کو روزانہ اخبار کی قیمت ادا کرنے کے باوجود اخبار روزانہ نہ پہونچے۔ بلکہ دو دو تین تین پرچے اکٹھے ہو کر ملیں۔ یا کئی پرچے گم ہی ہو جائیں۔ وہ کیونکر خریدار رہ سکتے ہیں۔ یا پھر جن لوگوں نے اپنے مرکز کے روزانہ حالات سے آگاہ رہنے کے لئے کافی قیمت ادا کر کے روزانہ اخبار جاری کرا رکھا ہے۔ انہیں کئی دن اخبار ہی نہ پہونچے۔ تو ان کے دل میں بے چینی کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے۔ کہ قادیان کے ڈاکخانہ کا عملہ احرار کا آلہ کار بن کر جو چاہتا ہے کر رہا ہے۔ اور کوئی اُسے پوچھنے والا نہیں ہے۔

موجودہ عملہ نے تمام احمدی پبلک کے علاوہ "الفضل" کو نقصان پہونچانے کے متعلق جو طریق عمل اختیار کر رکھا ہے۔ اور جس کی کسی قدر تشریح اوپر کی گئی ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال اس وقت پیش کی جاتی ہے۔ ۹ فروری کا اخبار "الفضل" ۸ فروری کو دس بجے صبح مقررہ وقت پر تمام کا تمام ڈاکخانہ میں پہونچا دیا گیا۔ اور ضروری تھا۔ کہ اسی دن تمام پرچے ڈاکخانہ قادیان سے روانہ ہو جاتے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے نہ صرف ۸ فروری کو بلکہ ۹ فروری کو بھی کچھ پرچے ڈاکخانہ میں پڑے رہے۔ اور ہمارے پاس اس بات کا قطعی ثبوت موجود ہے۔ کہ جو پرچہ ہمارے پاس اس شکائت کے ساتھ پہونچا ہے کہ یہ تاریخ مقررہ سے بہت بعد موصول ہوا- وہ ۸ فروری کو قادیان سے روانہ کرنے کی بجائے ۱۰ فروری کو بھیجا گیا ہے۔ گویا دو دن قادیان کے ڈاکخانہ میں ہی پڑا رہا- اور تیسرے دن روانہ کیا گیا۔

یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کا مکمل ثبوت ہمارے پاس موجود ہے- اور اُسے ہم اپنے ہاتھ میں رکھتے ہوئے یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ خریداران الفضل کی طرف سے اخبار کے پرچوں کے گم ہو جانے یا دو دو تین تین اکٹھے پہونچنے کے متعلق جو شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں- وہ ڈاکخانہ قادیان کے موجودہ عملہ کی ان نوازشات کا ہی نتیجہ ہے۔ جو ان کی طرف سے ہم پر ہو رہی ہیں۔ اور جن کا سلسلہ نہ معلوم کب تک جاری رہے گا۔

ہم افسران ڈاکخانہ کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اگر انہیں اپنے محکمہ کی دیانت داری اور فرض شناسی کا کچھ بھی پاس ہے۔ تو وہ جلد سے جلد ڈاکخانہ قادیان کے موجودہ عملہ کے رویہ کی طرف متوجہ ہوں جو فرض شناسی کی بجائے نقصان رسانی پر تُلا ہوا ہے۔ تاکہ ہمیں کوئی ایسا قدم نہ اٹھانا پڑے جو محکمہ ڈاک کے لئے کلنک کا ٹیکہ بنا رہے۔

چند کارآمد حوالے

حکم لو تقول عام ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے ثبوت میں آیت لو تقول کو نہایت زور سے پیش فرمایا ہے۔ مخالفین اس کے مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں۔ مگر پھر بھی بعض لوگ حیلوں بہانوں سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً بعض علماء نے لکھا ہے۔ کہ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختص ہے۔ اور کسی دوسری کو اپنی صداقت کے لئے اسے پیش کرنے کا حق نہیں ہے۔ اگرچہ یہ حیلہ ایسا ہے جسے ہر عاقل و دانشمند ٹھکرا دے گا۔ تاہم جھوٹے کو گھر تک پہنچانے کے لئے ذیل میں ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس سے بوضاحت ثابت ہے۔ کہ جو معیار صداقت آیت متذکرہ بالا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس سے ہر مدعی کے صدق و کذب کو پرکھا جا سکتا ہے۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی اپنی کتاب الفتوحات المکیہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۶ میں فرماتے ہیں:-

ومن عوّد نفسہ الکذب علے الناس یستد رجہ الطبع حتی یکذب علے اللہ فان الطبع یسرقہ یقول تعالیٰ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فتوعد عبادہٗ اشد الوعید اذا ھم افتروا علی اللہ الکذب وھذا الحکم سارٍ فی کل من کذب علی اللہ - یعنی جو شخص انسانوں پر جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ خدا تعالےٰ پر بھی افترا کرنے لگتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لو تقول علینا الایۃ - پس خدا تعالےٰ نے ان لوگوں کو جو افترا کریں۔ وعید شدید کی دھمکی دی ہے۔ اور یہ حکم ہر مفتری علے اللہ کے متعلق جاری ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آیت مذکورہ کو اپنی صداقت میں پیش فرمانا اور مخالفین کا اس کی تردید سے عاجز آنا آپ کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔

تفسیر ابن عبّاس

جب ہماری طرف سے بحوالہ بخاری جلد ۳ صفحہ ۹۵ مصری تفسیر سورہ آل عمران یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ ابن عباسؓ نے متوفیک کے معنی ممیتک کر کے اس بات کا گونہ اعتراف کیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ تو اس کے جواب میں "تفسیر ابن عباس" سے یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت ابن عباس اس آیت میں تقدم و تاخر کے قائل تھے۔ سو اس کے متعلق خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ

۱- تفسیر ابن عباس ہرگز ابن عباس کی تصنیف نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

واما تفسیر ابن عباس فھو من مولفات مجد الدین الفیروزآبادی صاحب القاموس (کتاب تفسیر ابن عباس مجد الدین فیروزآبادی مؤلف قاموس محیط کی تالیف ہے نہ کہ حضرت ابن عباس کی)

۲- پھر لکھا ہے:-

"ھذہ التفاسیر الطوال التی اسندوھا الی ابن عباس غیر مرضیۃ ورواتھا مجاھیل - یعنی یہ لمبی لمبی تفاسیر جو ابن عباس کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ غیر مقبول اور ان کے راوی مجہول ہیں" اتقان جلد ۲ صفحہ ۱۸۸۔

۳- علامہ شوکانی لکھتے ہیں:-

"ومن جملۃ التفاسیر التی لا یوثق بھا تفسیر ابن عباس فانہٗ مروی من طریق الکذابین کالکلبی والسدی والمقاتل ذکر معنی ذٰلک السیوطی وقد سبقہ الٰی معناہ ابن تیمیہ" منجملہ ان تفاسیر کے جو قابل قبول نہیں۔ کتاب تفسیر ابن عباس بھی ہے۔ وہ کذابین سے مروی ہے۔ مثلاً کلبی۔ سدی اور مقاتل اسی کے ہم معنی امام سیوطی نے تحریر کیا۔ اور ان سے پہلے ابن تیمیہ نے۔ (الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ باب فضائل القرآن صفحہ ۱۰۴)

۴- سر سید احمد لکھتے ہیں:-

"کبھی اس طرح دھوکہ پڑ جاتا ہے۔ کہ ایک کتاب میں اس کے مصنف نے کسی مشہور شخص کی روایتیں (خواہ غلط ہوں یا صحیح) کثرت سے نقل کیں۔ لوگوں نے سمجھا۔ کہ وہی اس کا مصنف ہے۔ اور اس خیال کو اس مشہور شخص کی طرف منسوب کیا۔ اور مستند قرار دیا۔ رفتہ رفتہ اس کی ایسی قدر ہو گئی۔ جس کی وہ ہرگز مستحق نہ تھی۔ جیسے کہ تفسیر ابن عباس کا حال ہے (الخطبات الاحمدیہ سر سید احمد الخطبۃ الثانیۃ صفحہ ۲۰۸)

ان حالات کی موجودگی میں "تفسیر ابن عباس" کو حجت پکڑنا خصوصاً ایسے امر میں جو مخالف نص قرآن و حدیث ہے۔ انصاف سے بعید ہے۔

غیر شرعی نبی

ہر نبی اور رسول کے لئے کوئی جدید شریعت لانا ضروری نہیں ہے۔ یہ امر نہایت ہی واضح ہے مگر مخالفین کی حالت تقاضا کرتی ہے۔ کہ جس قدر بھی ہو سکے۔ بار بار ایسے حوالجات کو پیش کیا جائے تا کہ کبھی نہ کبھی وہ بھی انصاف سے کام لے کر حق کی طرف رجوع کریں۔ سو اس کے لئے ایک دو حوالے ذیل میں درج کرتا ہوں:-

۱- لکھا ہے:- "والمراد بالنبیین (فی آیۃ یحکم بھا النبیون) الذین بعثوا بعد موسیٰ علیہ السلام وذٰلک ان اللہ بعث فی بنی اسرائیل الوفًا من الانبیاء ولیس معھم کتاب انما بعثوا باقامۃ التوراۃ واحکامھا یعنی موسےٰ علیہ السلام کے بعد خدا نے بنی اسرائیل میں ہزاروں ایسے نبی بھیجے۔ جن کا فرض منصبی توریت کا قیام و احکام تھا (الحاشیۃ المسماۃ بالفتوحات الالٰہیۃ صفحہ ۵۱۵ اور خازن جلد ۲ صفحہ ۴۶)

۲- ایک دوسری جگہ لکھا ہے:-

"وکانت الانبیاء من بنی اسرائیل من بعد موسیٰ یبعثون الیھم لیجددوا ما نسوا من التوراۃ ویأمرونھم بالعمل باحکامھا" یعنی موسےٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کی طرف اس لئے رسول بھیجے جاتے۔ تا وہ توریت کے ترک شدہ حصہ کی تجدید کریں۔ اور ان لوگوں کو اس کے احکام پر عمل کا حکم دیویں"۔ گو وہ نبی مجدد ہوا کرتے تھے (تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۲۱۳ مصری)

خاتم النبیین کی تفسیر

علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں:- قال صلے اللہ علیہ وسلم مثلی فیمن قبلی من الانبیاء کمثل رجل ابتنی بیتًا واکملہ حتی اذا لم یبق منہ الا موضع لبنۃ فانا تلک اللبنۃ فیفسرون خاتم النبیین باللبنۃ حتی اکملت البنیان ومعناہ النبی الذی حصلت لہ النبوۃ الکاملۃ" یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک خوبصورت و مکمل گھر بنایا۔ حتی کہ سوائے ایک اینٹ کے اس میں اور کوئی کمی نہ تھی۔ پس میں ہوں۔ وہ اینٹ۔ پس وہ خاتم النبیین ہے وہ اینٹ* پھر آگے لکھتے ہیں۔ ویجعلون (الصوفیاء) صاحب الکمال فیھا (ای الولایۃ) خاتم الاولیاء ای حائزًا للمرتبۃ التی ھی خاتمۃ الولایۃ کما کان خاتم الانبیاء حائزًا للمرتبۃ التی ھی خاتمۃ النبوۃ - صوفیائے کرام ولایت میں جب کمال کو خاتم الاولیاء قرار دیتے ہیں۔ یعنی وہ شخص جسے خاتم ولایت کا مرتبہ حاصل ہو۔ جیسا کہ خاتم الانبیاء اس کو کہتے ہیں۔ جسے خاتم نبوت کا مرتبہ حاصل ہو۔ (مقدمہ ابن خلدون فصل ۵۲ صفحہ ۲۷۱) گویا علامہ ابن خلدون نے نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ خاتم الاولیاء یا خاتم الانبیاء اس شخص کو کہتے ہیں کہ جسے ولایت و نبوت کا سب سے اعلےٰ و آخری درجہ حاصل ہو۔ نہ کہ وہ شخص جو بلحاظ زمانہ آخر میں ہو۔

آئندہ نبی کے متعلق

شیخ محمد عبدہ مفتی دیار مصر لکھتے ہیں:- "ان النبی المقدم اذا اخبر عن النبی المتاخر لا یشترط فی اخبارہ ان یخبر بالتفصیل التام بانہ یخرج من القبیلۃ الفلانیۃ وفی السنۃ الفلانیۃ فی البلد الفلانی وتکون صفتہ کیت وکیت بل یکون ھذا الاخبار فی غالب الاوقات مجملا عند العوام واما عند الخواص فقد یصیر جلیا بواسطۃ القرائن وقد یبقی خفیا علیھم ایضا الا یعرفون مصداقہ الا بعد ادعاء النبی اللاحق ان النبی المتقدم اخبر عنی" (تفسیر القرآن الحکیم مولفہ رشید رضا مصری جلد ۹ صفحہ ۲۳۳) یعنی جب کوئی نبی آئندہ کوئی نبی کی پیشگوئی کرے۔ تو ضروری نہیں۔ کہ وہ اسے تفصیل تام بیان کرے۔ مثلاً یہ کہ وہ فلاں خاندان سے ہو گا فلاں سال فلاں شہر میں اس کا ظہور ہو گا۔ اور فلاں فلاں صفت کا مالک ہو گا۔ بلکہ وہ پیشگوئی عام طور پر مجمل۔۔۔

عیسائیت کا ترقی کے بعد تنزّل

پروفیسر ہارنیک اپنی کتاب "عیسائیت کیا ہے" میں الوہیت مسیح کے متعلق لکھتے ہیں۔

"یسوع مسیح نے رب العالمین کو "میرا رب" اور "میرا باپ" کے ناموں سے پکارا ہے۔ اور اس ذات کو خالق الکل بھی کہا ہے۔ اور اس بات پر خاص زور دیا ہے۔ کہ وہ خدا واحد خدا ہے۔ یسوع مسیح کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے اس بات پر پختہ یقین ہے۔ کہ جو کچھ بھی اس کا ہے اور جو کچھ زمانہ مستقبل میں اس کے پاس ہوگا۔ وہ سب اسی باپ کی طرف سے آتا ہے۔ وہ اس کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے۔ دعا کرتا ہے۔ اور اپنے ارادہ کو اس کے ارادہ کے تابع کرتا ہے۔ اور تمام عمر اسی جدوجہد میں گزار دیتا ہے۔ کہ کسی طرح اسے اس کے ارادہ کے متعلق صحیح علم حاصل ہو۔ تاکہ وہ اسے [illegible] حاصل تھا۔ کہ ہر قسم کی طاقت۔ عقل رسا جز اسب کچھ باپ سے ہی تفویض ہوتا ہے۔ یہی اناجیل کی تعلیم ہے۔ اور اسے توڑ مروڑ کر پیش کرنا درست نہیں یہ حساس طبیعت۔ دعا کا عادی۔ مصائب میں گھرا ہوا ایک ایسا انسان ہے۔ جو ایک طرف تو خدا سے ملحق ہے۔ اور دوسری طرف انسانوں سے وابستہ"

پروفیسر موصوف آگے لکھتا ہے:۔

"ہمیں چاہیئے کہ ہم سب سے پہلے اس اصطلاح یعنی ابن اللہ کے متعلق غور کریں۔ یسوع مسیح نے اپنی نصائح میں اس بات کو خوب واضح کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے کیوں اور کن معنوں میں یہ نام اپنے لئے تجویز کیا۔ مثلاً آپ متی میں فرماتے ہیں "بیٹے کو کوئی نہیں پہچان سکتا۔ مگر باپ۔ نہ ہی کوئی باپ کو پہچان سکتا ہے۔ مگر بیٹا یا وہ جس کو بیٹا اس کے متعلق علم دے" اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ کمال عرفان ہی ہے۔ جو انسان کو ابنیت کے دائرے میں داخل کرتا ہے۔ اور اسی عرفان کے ذریعہ یسوع مسیح نے اس مقدس ہستی کو جس کے ہاتھ میں آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے۔ اپنا باپ پہچانا۔ اس لئے وہ ذہنی کیفیت جس میں یسوع اپنے آپ کو ابن اللہ کہتا ہے۔ ایک طبعی نتیجہ ہے اس عرفان کا جو اسے خدائے برتر کے کل موجودات کا باپ ہونے کے متعلق حاصل ہے۔ اگر صحیح طور پر سمجھا جائے۔ تو اس اصطلاح کے معنے عرفان الٰہی کے سوا اور کچھ نہیں بنتے۔"

پروفیسر صاحب موصوف نے اپنی کتاب کے اگلے حصہ میں جہاں اس اصطلاح پر سیر کن بحث کی ہے۔ وہاں یہ امر بھی بیان کیا ہے۔ کہ یسوع مسیح نے ہرگز کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں رکھی۔ نہ آپ کوئی نئی شریعت لائے۔ اور نہ ہی آپ نے رسم اصطباغ کی بنیاد رکھی۔ موجودہ رسمی عیسائیت صدیوں کے بعد پیدا ہوئی۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"یسوع مسیح نے لوگوں کی توجہ اہم ترین سوالات کی طرف مبذول کی۔ اور ان سے پوچھا کہ کیا وہ نہیں چاہتے۔ کہ خدا کا رحم ان پر جلوہ گر ہو۔ آپ نے یہ بھی ان سے کہا۔ کہ وہ کسے فوقیت دیں گے۔ خدا یا اموال کو۔ ابدی فلاح یا دنیوی زندگی کو۔ روح یا جسم کو۔ خودی یا انکساری کو۔ محبت یا خود غرضی کو۔ صداقت یا جھوٹ کو۔ ان سب مطالبات میں اخلاقیات کا تقریباً کل دائرہ شامل ہے۔ ان میں انسان کو خدا کے خوشی دہندہ پیغام محبت و رحم کے سماع کے لئے دعوت دی گئی ہے تاکہ وہ فیصلہ کر سکے۔ کہ کیا وہ خدا ہو کر مدام چاہتا ہے۔ یا صرف اس دنیا کو ترجیح دے کر وقتی مفاد پسند کرتا ہے۔ یسوع مسیح کے الفاظ بیں انجیل صرف باپ سے متعلق ہے نہ کہ بیٹے سے۔ اور جو بات میں نے پیش کی ہے کوئی خلاف عقل بات نہیں۔ بلکہ وہی بات دہرائی گئی ہے۔ جو انجیل نویس پیش کرتے ہیں۔

پروفیسر ہارنیک نے تشریحات کے ذریعہ حضرت مسیح کی انسانیت کو کھلے لفظوں میں ثابت کر دیا ہے۔ ان کے خیالات کی تائید ارنسٹ ایمن صاحب جو کہ علم و کمال میں شہرت تامہ رکھتے ہیں۔ اور جنہیں عیسائی تصانیف میں ایک ممتاز مصنف کی حیثیت حاصل ہے۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتے ہیں۔

"یہ امر بغیر کسی شک و شبہ کے ثابت ہے۔ کہ یسوع مسیح نے کبھی خواب میں بھی اپنے آپ کو مجسم خدا تصور نہیں کیا۔ کیونکہ ایسا خیال یہودی خیالات سے بالکل متناقض ہے۔ اور کسی انجیل میں بھی اس کے حق میں کوئی تحریر نہیں پائی جاتی۔ ہاں یوحنا کی انجیل میں اس کے حق میں کچھ اشارات ہیں۔ مگر وہ اس لئے ناقابل قبول ہیں۔ کہ وہ کلام یسوع مسیح کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا۔ بلکہ یسوع مسیح تو بعض اوقات اپنے پیروؤں کو اس تعلیم کے متعلق تنبیہ کرتے ہیں کہ کہیں وہ ایسے فاسد خیالات قبول نہ کریں۔ دیکھو متی ۱۹، ۱۷۔ مرقس ۱۰، ۱۸۔ لوقا ۱۸، ۱۹ یوحنا میں بھی جہاں یسوع مسیح کو خدا یا الوہیت میں حصہ دار کہا گیا ہے۔ وہاں اس سے مراد یہودیوں کا اعتراض ہے۔ (یوحنا ۵، ۱۸) اور اسی آخری انجیل میں یسوع مسیح اپنے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ وہ باپ سے کم ہیں۔ (یوحنا ۱۴: ۲۸)۔ ایک اور مقام پر یسوع مسیح قسم کھا کر فرماتے ہیں۔ کہ باپ نے ان کو کچھ نہیں بتلایا (مرقس ۱۳، ۳۲) ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو باقی انسانوں کے مقابلہ میں افضل خیال کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی خدا اور اپنے نفس میں بعد المشرقین یقین کرتے ہیں۔ وہ ابن اللہ تو ہیں۔ مگر اسی رنگ میں جیسے باقی لوگ ابن اللہ ہیں۔ یا مجاہدہ سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق ایسا بن سکتے ہیں۔ (متی ۵، ۹، ۴۵، لوقا ۳: ۳۸ و ۶: ۳۵، ۲۰، ۳۶) توریت میں بھی ابنیت کی اصطلاح ان لوگوں کے متعلق بولی گئی ہے۔ جو کسی صورت میں بھی خدا کے ہمسر نہ تھے۔"

پس بائبل میں جو لفظ ابن اللہ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مفہوم سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یسوع مسیح اس طور سے خدا سے محبت کرتے تھے۔ جیسا بیٹا باپ سے اور یہ کہ خدا بھی یسوع مسیح سے ایسی ہی محبت کرتا تھا۔ جیسی باپ بیٹے سے کرتا ہے۔ اور یہ تعلق یسوع مسیح سے مخصوص نہ تھا۔ بلکہ خدا کی ہمیشہ سے یہ سنت چلی آئی ہے کہ وہ اپنے خاص رسولوں اور بندوں سے ایسا ہی برتاؤ کرتا ہے۔ اس لئے یہ اصطلاح بائبل میں نیک اور متقی لوگوں کے لئے بکثرت مستعمل ہوئی ہے۔ ہمیں اس امر پر سخت حیرانی ہے۔ کہ یہی لفظ ابن اللہ جب ہزارہا بزرگوں پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تو ان پر الوہیت کی چادر کا عکس تک نہیں پڑتا۔ مگر جب یہ استعارہ یسوع مسیح کے لئے بولا جاتا ہے۔ تو انہیں خدا بنا دیا جاتا ہے اگر ان استعارات پر ہی خدا بنانا منحصر ہے۔ تو پھر عیسائی خداؤں کی تعداد صرف تین اقانیم تک محدود نہیں رہے گی۔ بلکہ ان ہندوؤں کے تین لاکھ دیوتاؤں سے بھی بڑھ جائے گی۔ جنہیں عیسائی لوگ مشرک ہونے کی وجہ سے حقیر جانتے ہیں۔

اس کے ثبوت میں ہم بستہ مالٹن کی کتاب "سوانح یسوع مسیح" سے ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ ان صاحب کی اس کتاب نے یورپ کے علمی حلقوں میں ایک شور برپا کر دیا تھا۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"لکھوکھا عیسائیوں میں سے صرف چند گنتی کے لوگ ہوں گے۔ جو پیام مسیح پر ایمان لائے۔ اور ان اشخاص کی تعداد کہ جنہوں نے اس پیام کو سمجھا اس سے بھی بہت کم ہے۔ کیونکہ اکثر لوگوں نے جو اس پیام کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ اپنی استعداد کو اس فاسد عقیدہ سے ملوث کیا۔ کہ گویا یسوع مسیح خدا ہیں۔ یا یہ کہ وہ دائرہ انسانیت سے فائق ہو کر "ابن اللہ" ہیں۔ مسیح نہ تو ایسا تھا۔ اور نہ ہی اس نے کبھی اپنی ساری زندگی میں ان مراتب کا ادعا کیا۔ بلکہ اس کا اسی عقیدہ پر ایمان تھا۔ کہ وہ صرف انہی معنوں میں ابن اللہ ہے۔ جن میں باقی لوگ ابن اللہ ہیں۔ فرق صرف یہ تھا۔ کہ باقی لوگوں کو اس عرفان سے اتنا حصہ نہ ملا تھا۔ مگر وہ جانتا تھا۔ کہ وہ خدا کا محبوب بندہ ہے۔ اور انہی معنوں میں اسے خدا کا اکلوتا بیٹا کہا گیا ہے۔ یہ امر آپ کی خصوصی تعلیم سے خوب واضح ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کی تعلیم یہ تھی۔ کہ سب انسان خدا کے بیٹے ہیں۔ یا وہ ایسا بن سکتے ہیں۔ اگر وہ کوشش کریں۔ وہ صرف ان کو راستہ دکھلانے کے لئے مبعوث ہوا ہے۔ یہی وہ پیام ہے۔ جس کے اظہار کے لئے یسوع مسیح گلیل کی طرف کوچ کر گئے تھے۔"

الوہیت مسیح کے ابطال کے لئے اس مضمون میں دلائل عقلیہ پیش نہیں کئے گئے۔ مثلاً یہی کہ مسیح عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ بشری احتیاجوں کے ساتھ زندگی بسر کی۔ اور عام لوگوں کی طرح اس پر بھی موت آئی۔ اگرچہ ابطال الوہیت مسیح کے لئے یہ نہایت پختہ دلیل ہے۔ مگر زبان زد عام ہونے کی وجہ سے اسے دہرانا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ اور صرف بائبل کے اقتباسات اور مصنفین یورپ کے خیالات پیش کر کے یہ بتانے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ کہ یسوع مسیح کو کوئی ایسی امتیازی خصوصیت حاصل نہیں۔ جس سے انہیں باقی انبیاء اور اصفیاء سے بزرگ و برتر سمجھا جائے۔

انشاء اللہ تعالےٰ اس مضمون کی اگلی قسط میں تاریخی واقعات کے پیش نظر عقیدہ تثلیث کے ماخذ بیان کئے جائیں گے۔ یعنی عیسائیوں میں یہ عقیدہ کہاں سے آیا۔ اور پھر کس طرح ترقی پکڑ گیا۔

مترجم نور الدین بی۔ اے۔ قادیان

احرار نے مسلمانوں میں ذاتی اغراض کیلئے افتراق پیدا کردیا

مسلمانانِ نکودر ضلع جالندھر کی صدائے احتجاج

اخبار "احسان" نے جو شروع سے احرار کا دایاں بازو رہا ہے۔ اور جواب بھی ان کی شرمناک حرکات کی پردہ پوشی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے ۴ ار فروری کے پرچہ میں ذیل کا مضمون شائع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احرار ذاتی اغراض کی خاطر مسلمانوں میں کس طرح افتراق و انشقاق پیدا کر رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ جالندھر میں تحصیل نکودر حلقہ نمبر ۱۷ کی طرف سے گذشتہ کئی سالوں سے خان اسد اللہ خان صاحب ذیلدار اور آنریری مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کے رکن چلے آتے تھے۔ لیکن امسال انتخابات ڈسٹرکٹ بورڈ میں مجلس احرار نے مسلمانوں میں افتراق پیدا کر دیا۔ اور مسلمانوں کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا۔ اس علاقہ میں ارائیں قوم کی اکثریت ہے۔ ان لوگوں کے ووٹ خان صاحب موصوف سرکاری آدمی ہونے کی وجہ سے اپنے اثر و رسوخ سے حاصل کر لیا کرتے تھے۔ اور کبھی ذات پات کا سوال ہی نہ ہوا تھا۔ لیکن موجودہ انتخابات ڈسٹرکٹ بورڈ سے قبل مولوی عبد الرحمٰن نکودری اور مولوی حفیظ اللہ نے آدرامان میں کانفرنس کی۔ جس میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار ہند نے بھی شرکت کی۔ اس کانفرنس میں مولوی حبیب الرحمٰن نے پٹھان اور ارائیں کا سوال پیدا کر کے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کے شجر پر کلہاڑا چلا دیا۔ اور مسلمانوں کو دو ٹولیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور دوسرے سرکار پرست مولوی سمیع اللہ سابق رجسٹرار تحصیل نکودر کو خان اسد اللہ خاں کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا۔ اور برادری کی آڑ لے کر مولوی سمیع اللہ کے حق میں زبردست پروپیگنڈا کیا۔ ہمیں اس سے واسطہ نہیں کہ خان اسد اللہ خاں کے مقابلہ میں مولوی سمیع اللہ کو کیوں کھڑا کر دیا گیا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ایک ٹوڈی کی ناکامی پر دوسرا ٹوڈی ڈسٹرکٹ بورڈ کا رکن بنا دیا گیا ہے جس سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔

دوسرا اخدا و ندان احرار نے اپنی ذاتی اغراض کے لئے مسلمانوں میں افتراق پیدا کر دیا ہے۔ اور ذات پات اور فرقہ بندی کی وبا کو تقویت پہونچائی ہے۔ ہم احرار کے صدر مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی ارائیں سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا مجلس احرار والوں کا اب یہی کام رہ گیا ہے۔ کہ اپنی ذاتی اغراض کے لئے مسلمانوں میں افتراق پیدا کیا جائے۔ دھینگا مشتی اور فتنہ و فساد کا بازار گرم کر کے تماشہ دیکھا جائے۔ کیا کارکنانِ احرار کونسل کے آئندہ الیکشن بھی ذات پات کے اصول پر لڑنا چاہتے ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ مسلم قوم کی کمبختی کے دن قریب ہیں۔ اور پنجاب کے مسلمان ذات پات میں الجھ کر اپنا مستقبل تباہ کرنے والے ہیں۔ اسلامیان ہند کو احراریوں کے اس غلط پراپیگنڈا سے علیحدہ رہ کر اپنے لئے لائحہ عمل سوچنا چاہیئے۔ تاکہ مسلمانوں میں افتراق پیدا نہ ہو سکے۔

(ایک سو سے زائد مسلمانانِ نکودر کے دستخط)

کیا کوئی جماعت اس سعادت و ثواب سے محروم رہنا چاہتی ہے

اخبار الفضل ۹ ار فروری اور ۱۳ ار فروری میں علی الترتیب ان جماعت ہائے احمدیہ کی فہرست شائع ہو چکی ہے جنہوں نے (۱) اپنا ششماہی بجٹ پورا ادا کر دیا۔ (۲) جنہوں نے اپنا ششماہی بجٹ پچھتر اور سو فیصدی کے اندر اندر ادا کر دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ بقیہ جماعتہائے احمدیہ جنہوں نے اپنا ششماہی بجٹ پچھتر فیصدی سے بھی کم ادا کیا ہے۔ ان کی فہرست اخبار میں شائع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اور جن جماعتوں کے نام ان ہر دو شائع شدہ فہرستوں میں نہیں آئے۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ بہت زیادہ بقائے دار ہیں ان کو اپنا سالانہ بجٹ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک پورا کرنے کے لئے خاص جدوجہد کی ضرورت ہے۔

میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقاریر اور خطبات کی طرف توجہ دلاتا ہوا تمام جماعتہائے

ایک احمدی مبلغ پر احرار کا شرمناک ظلم

دیرو وال راجپوتاں میں احمدی مبلغین کے ساتھ اس علاقہ میں نسبتاً شریفانہ سلوک ہوتا تھا اور وہاں کے اکابر خصوصاً تہذیب و شرافت سے پیش آتے تھے۔ لیکن ۱۹-۲۰ جنوری کی احرار کانفرنس میں احراری لیڈروں نے نہایت اشتعال انگیز تقریریں کر کے جہلاء کو یقین دلایا۔ کہ احمدیوں کا مال و متاع لوٹ لینا جائز اور ان کا قتل مباح ہے۔ اور یہ کہ انہیں جس قدر بھی دُکھ دیا جائے۔ عین ثواب ہے۔ مولوی داؤد غزنوی نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے احمدیوں کے لئے تنگ کر دو۔

اس اشتعال انگیزی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۲ فروری جب مولوی روشن دین صاحب مولوی فاضل احمدی مبلغ نے گاؤں کے باہر مشرق جانب ایک شخص سے مذہبی گفتگو شروع کی۔ تو جب تک وہ تنہا رہا۔ زبانی اعتراضات کرتا رہا۔ لیکن جب چند چودھرے پاس سے گزرے۔ تو انہیں آواز دے کر اس نے بلا لیا اور کہا۔ کہ یہ مرزائی ہے۔ اسے درست کیا جائے۔ اور پھر انہوں نے لاٹھیوں سے زدو کوب کرنا شروع کر دیا حتےٰ کہ مولوی صاحب شدت تکلیف کی وجہ سے زمین پر گر گئے۔ پھر بھی وہ مارتے چلے گئے۔ آخر کسی کے کہنے سے سر پر جوتیاں مارنی شروع کر دیں۔ اور جب اس طرح زدو کوب کر کے اپنی آتش غیظ و غضب فرو کر چکے۔ تو اس غریب الوطن مسافر سے چند پیسے اور ایک چاقو بھی چھین لیا۔

یہ نتیجہ ہے۔ اس تبلیغ کا جو احرار عوام کو کر گئے ہیں۔ اور جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار کس طرح شرافت اور اخلاق کی مٹی پلید کر رہے ہیں مولوی صاحب شدت تکلیف کی وجہ سے ابھی تک چل پھر نہیں سکتے۔ احمدی دوستوں سے استدعا ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ انہیں کئی دفعہ اس علاقہ میں پیٹا گیا ہے۔ لیکن ہر دفعہ وہ ظلم و تشدد کے مقابلہ میں صبر و استقلال اور حلم و انکساری کا صحیح نمونہ دکھاتے رہے ہیں۔ (خاکسار عبد المجید خان از دیرو وال)

---

۲۲ احمدیہ سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے مقدس اور پیارے امام کے الفاظ کو نظر انداز نہیں کریں گی۔ اور ایسے وقت میں جبکہ سلسلہ تیزی سے ترقیات کی بلندیوں کو عبور کر رہا ہے پست نہ ہوں گی۔ بلکہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک اپنا بجٹ پورا کر کے اس مبارک صف میں شامل ہو کر مستحق دعائے خاص ہوں گی جن کے نام حضرت امیر المومنین کے حضور بغرض دُعا پیش کئے جائینگے۔ کیا کوئی جماعت اس سعادت سے محروم رہنا چاہتی ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کیلئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائیں گے۔ ان سے محصول ڈاک وپیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائے گا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا انہیں قطعاً احساس نہیں۔ مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کر کے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنے سے ہم معذور ہوں گے۔

سائز ۹½ تا ۱۱ سادہ لسٹر ۳/ ، ۴/ ، ۵/ ، ۶/
" ۸ " ۹ " ۲/ ، ۴/ ، ۵/ ، ۵/
" ۸ " ۹ ڈیزائن دار ۶/
" ۹½ " ۱۱ اونی ۱۲/
" ۸ " ۹ " ۸/

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہو گا۔

جنرل منیجر

وصیت نمبر ۴۸۶۲

منکہ دین محمد ولد امام الدین صاحب قوم جاٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اپنی جائداد کی آمد پر ہے۔ جائداد اس وقت ایک مربع (۲۵ ایکڑ) واقعہ کوٹ احمدیاں تعلقہ ٹالی ضلع حیدر آباد میں ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر کوئی رقم یا جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں دیکر رسید حاصل کروں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ العبد:- دین محمد ولد امام الدین قوم جٹ کوٹ احمدیان (نشان انگوٹھا) گواہ شد:- غلام حیدر کوٹ احمدیاں حال ٹنڈو جنگلاں۔ گواہ شد:- عبد الرحمٰن بقلم خود مولوی فاضل ۲ پورا پتہ :- دین محمد ولد امام الدین صاحب معرفت چوہدری غلام حیدر صاحب سپرنٹنڈنٹ کوآپریٹو سوسائٹیز ڈگری ضلع میرپور خاص سندھ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کرم ولد بانا ذات سپرا سکنہ چک ۲۳۸ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔

تحریر مورخہ ۲۰-۲-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی شیر ولد سلطان ذات اوان سکنہ مراد وال تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۱-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔

تحریر مورخہ ۲۰-۲-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی دریام ولد شیر ذات سیال رجیانہ سکنہ بدھو رجیانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۵-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔

تحریر مورخہ ۲۱-۲-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسماۃ فاطمہ بیوہ دلو ذات سیال جنجیانہ سکنہ کوٹ سمال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے ۲۶-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔

تحریر مورخہ ۲۱-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسماۃ بھاگن بیوہ صالحوں ذات نول سکنہ کوٹ سہانگہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۶-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔

تحریر مورخہ ۲۰-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی نتھو ولد جاکو ذات ارائیں سکنہ چک ۵۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۶-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔

تحریر مورخہ ۲۰-۲-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ میاں اللہ دتا و اللہ بخش پسران محمد ذات ڈڈکا سکنہ [illegible] تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۷-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام ۱۸ ہزاری برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔ تحریر مورخہ ۲۱-۲-۳۶۔ دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ممتاز خاں ولد گامن خان ذات بلوچ سکنہ جبالی تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام ۱۸ ہزاری برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔ تحریر مورخہ ۱۹-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ذوالفقار ولد قاسم ذات سرانہ سیال سکنہ بستی نصرت تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام ۱۸ ہزاری برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔

تحریر مورخہ ۲۲-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد، عبداللہ پسران مراد ذات سیال سکنہ کوٹ خیرا تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۴-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔

تحریر مورخہ ۲۱-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی کرم ولد گجو ذات رجوکہ سکنہ چک ۲۲۱ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۴-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔

تحریر مورخہ ۲۰-۲-۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بہادری ولد نتھو ذات موچی سکنہ قاضیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۴-۳-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے۔ تحریر مورخہ ۲۰-۲-۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۱۳ فروری۔ مانچوکو منگول سرحد پر جاپانیوں اور منگولوں کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں سات جاپانی سپاہی جن میں ایک لفٹیننٹ تھا۔ اور آٹھ منگول ہلاک ہو گئے۔ اور طرفین کے متعدد اشخاص زخمی ہوئے۔ اس لڑائی میں فریقین کی فوجوں نے طیارے۔ بندوقیں اور مشین گنیں استعمال کیں۔ ان حالات سے روس اور جاپان کے درمیان کشیدگی بڑھ رہی ہے۔

جنیوا ۱۳ فروری۔ لیگ کی اٹھارہ نمائندوں والی کمیٹی نے اپنی رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر اٹلی کے خلاف تیل کی عالمگیر پابندی عاید کر دی جائے۔ تو اس کے مؤثر ہونے میں ساڑھے تین ماہ لگ جائینگے۔

نیویارک ۱۳ فروری۔ امریکہ کے ایک شہر میں ایک لکڑی کے ہوٹل کو آگ لگ جانے سے ۴۹ اشخاص جل کر ہلاک ہو گئے۔

لودھراں ۱۳ فروری۔ پنجاب ہندو سبھا نے بہاولپور کے واقعات کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اسے ریاست کی حدود میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔

کراچی ۱۳ فروری۔ سیاسی حلقوں میں سندھ کے آئندہ گورنر کے متعلق قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہز ہائی نس سر آغا خاں کو گورنر مقرر کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ آج اسمبلی میں کرمنل امنڈمنٹ ایکٹ کی تنسیخ کے متعلق مسٹر بی داس کے بل پر بحث ہوئی۔ بل کی دفعہ ۲ کے متعلق ووٹ لئے گئے۔ تو مخالف و موافق پارٹیوں کے ۶۶، ۶۶ ووٹ تھے۔ اس لئے صدر کو کاسٹنگ ووٹ سے بل مسترد کرنا پڑا۔ مسٹر کے ابل گایا اور مسٹر ... رہے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصر کے وزیر اعظم نے متحدہ محاذ کے لیڈر نحاس پاشا سے مصر کی موجودہ صورت حالات کے متعلق طویل گفتگو کی۔ اس کے بعد دونوں نے شاہ فواد سے ملاقات کی۔ اور مصر کی تمام سیاسی پارٹیوں پر مشتمل ایک وفد بنانے کے سوال پر غور کیا۔ یہ وفد ہائی کمشنر کے ساتھ ۱۹۳۰ء کے معاہدہ کی شرائط پر غور کرے گا۔

ماسکو (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے روس مشرق بعید کی سرحد پر زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ تمام علاقہ میں پوشیدہ قلعوں میں دوز بارکوں خندقوں اور ہوائی دفاع کے سٹیشنوں کی ایک باڑ لگا دی گئی ہے۔

بیروت ۱۳ فروری۔ شام کے دو قوم پرست رہنماؤں کو گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔

ڈیسی ۱۳ فروری۔ اطالوی حکومت نے اعلان کیا تھا۔ کہ آغاز جنگ سے لے کر اس وقت تک صرف ۷۴۸ اطالوی ہلاک ہوئے ہیں لیکن حکومت حبشہ نے اس جھوٹ کی قلعی کھولتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ حبشہ کی دفن کرنے والی پارٹی صرف ایک ہفتہ یعنی ۲۱ جنوری سے ۳۰ جنوری تک ۵ ہزار اطالوی سپاہیوں کی لاشوں کو ٹھکانے لگا چکی ہے۔ دیسی ہلاک شدگان سپاہیوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

لنڈن ۱۳ فروری۔ کوئٹہ کی از سر نو تعمیر کے سلسلہ میں لنڈن کا ایک ماہر تعمیرات بطور مشیر ہندوستان آ رہا ہے۔

بنارس ۱۳ فروری۔ بنارس کے ایک ہندو نے آج شب تک ۹۱ گھنٹے متواتر چلنے کا ریکارڈ قائم کیا۔ ڈاکٹروں نے اسے مشورہ دیا ہے کہ مزید چلنا بند کر دے۔

لنڈن ۱۲ فروری۔ دارالعوام میں مسٹر ہنری ہیج کرافٹ نے سوال کیا۔ کہ گورنمنٹ اس بات کا یقین دلائے کہ اس نے کوئی برطانوی نو آبادی یا ملداری کو کسی غیر ملکی حکومت کے سپرد کرنے کے سوال پر غور نہیں کیا۔ اور کہ گورنمنٹ دنیا کی کسی کانفرنس میں ان نو آبادیوں کے متعلق کوئی سودا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس کے جواب میں وزیر نو آبادیات مسٹر تھامس نے کہا۔ کہ گورنمنٹ نے نو آبادیوں یا کسی انتدابی علاقہ کو کسی غیر ملکی حکومت کو دیدینے کے سوال پر نہ کبھی غور کیا ہے اور نہ کر رہی ہے۔

اخبار "ڈیلی ڈسپیچ" کا نامہ نگار روم لکھتا ہے۔ کہ روم اور دوسرے شہروں میں اطالوی عورتوں نے کھلے بندوں اپنے آدمیوں کو فوج میں بھیجنے کے خلاف مظاہرے شروع کر دئے ہیں مظاہروں کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔

میونخ (بذریعہ ڈاک) ایک نازی اخبار کا نامہ نگار مقیم حبشہ لکھتا ہے۔ کہ حال میں اطالوی افسروں نے حبشی سرداروں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے انہیں پندرہ لاکھ پونڈ رشوت پیش کی۔

دہلی ۱۲ فروری۔ اخبار "پرتاپ" ۱۵ فروری لکھتا ہے۔ کہ حکومت ہند نے فوج میں رنگروٹوں کی بھرتی کے لئے خفیہ ہدایات جاری کر دی ہیں۔ جن کی رو سے مختلف مرکزوں میں بھرتی شروع کر دی گئی ہے گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں دہلی مرکز کے ذریعہ ۳۰۰ نوجوان بھرتی کئے جا چکے ہیں۔

لاہور ۱۲ فروری۔ مجلس تحفظ مسجد شہید گنج امرتسر کا ایک جلسہ کٹڑہ کرم سنگھ میں زیر صدارت کامریڈ محمد عبداللہ منعقد ہوا۔ جس میں تین قراردادیں پاس کی گئیں۔ ان میں سے ایک قرارداد یہ تھی۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع سلطان ابن سعود کو اطلاع دیتا ہے۔ کہ مسٹر مظہر علی اظہر، مولوی داؤد غزنوی اور مولوی حبیب الرحمن مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہیں۔ وہ صرف روپیہ حاصل کرنے کی غرض سے حجاز اور انگریزی کمپنی کے درمیان معاہدہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ فروری آج اسمبلی میں سوالات کے وقت سیٹھ گووند داس نے سیام سے بمبئی میں چاول کی درآمد کے متعلق سوال کیا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے کہا کہ دسمبر ۱۹۳۵ء سے اس وقت تک سیام سے ۱۶ ہزار ٹن چاول بمبئی آیا ہے۔ مزید تین ہزار ٹن ابھی آنے والا ہے۔

پشاور ۱۳ فروری اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ تاجدار افغانستان نے اپنے صرف خاص سے ۱۱ ہزار روپیہ غریبوں کے امدادی فنڈ میں دئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ فروری۔ بحری کانفرنس لنڈن کے امریکی اور برطانوی نمائندوں کا اس امر پر فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ ۳۵ ہزار ٹن جنگی جہازوں کی تعداد کو برقرار رکھا جائے۔

عدیس آبابا ۱۳ فروری۔ وبا کے پھیلنے کے خدشہ سے شہنشاہ حبشہ نے گورکن جماعتوں کے قیام کا حکم دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گراتی کے مقام پر کل کی لڑائی میں ہلاک ہونے والے اطالویوں کی تعداد دو سو ہے۔

لاہور ۱۳ فروری۔ حجاز مقدس کو جاتے ہوئے پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نے ایک پیغام شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ مسلمان اگر چاہیں تو میری عدم موجودگی میں ایک نائب امیر ملت منتخب کر لیں یا میری جگہ جدید امیر ملت کا انتخاب کر لیا جائے۔

جبل پور ۱۳ فروری۔ جبل پور اور نواح میں شدید ژالہ باری کے باعث ۴ اشخاص اور متعدد مویشی ہلاک ہوئے۔ اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔

واشنگٹن ۱۳ فروری۔ جمہوریہ امریکہ کی سینیٹ نے ایک بل کے ذریعہ صدر جمہوریہ سے یہ اختیار چھین لیا ہے۔ کہ وہ جنگی سامان کی درآمد پر امن کے دنوں میں اپنے خاص احکام شائع کر سکیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا ۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی